وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

اور نہیں	کوئی	جاندار	میں	زمین	مگر	پر	اللہ	رزق اس کا	اور وہ جانتا ہے	ٹھکانا اس کا

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو۔ وہ ہر ایک کے رہنے اور سونپے جانے کی

وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝6 وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور سپرد ہونے کی جگہ	سب کچھ ہے	میں	ایک کتاب	واضح	اور وہی ہے	جس نے جو	اس نے پیدا کیا	آسمانوں کو

جگہ جانتا ہے۔ یہ سب ایک واضح کتاب میں موجود ہے۔ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ

اور زمین کو	میں	چھ	دنوں	اور تھا	عرش اس کا	پر	پانی	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ

کون تم میں سے	بہتر ہے	عمل میں	اور اگر	آپ کہیں	یقیناً تم	اٹھائے جانے والے ہو	سے	بعد

میں سے کون اچھے کام کرتا ہے۔ اے نبی ﷺ! اگر آپ ﷺ ان کافروں سے کہیں ”مرنے کے بعد تم لوگ دوبارہ اٹھائے

الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝7 وَلَئِنْ

موت کے	ضرور وہ کہیں گے	جو	وہ کافر ہوئے	نہیں ہے	یہ	مگر	جادو	واضح	اور اگر

جاؤ گے“ تو کہتے ہیں ”یہ تو کھلا جادو ہے۔“ اگر ہم

اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ

ہم موخر کر دیں	ان سے	عذاب کو	تک	مدت	کچھ	وہ ضرور کہیں گے	کس نے	وہ بند کر رکھا ہے اسے

کچھ مدت کے لئے ان سے عذاب کو روک دیں تو وہ کہتے ہیں ”اسے کس نے روک رکھا ہے؟

اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

خبردار	جس دن	وہ آئے گا ان پر	نہیں	وہ پھیرا جائے گا	ان سے	اور وہ گھیرے گی	ان کو	جو چیز	وہ تھے

آگاہ رہو جس دن وہ عذاب ان پر آئے گا پھر وہ اسے ٹال نہ سکیں گے۔ جس عذاب کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝8 ع وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا ع 1 8 1

جس کا	وہ مذاق کرتے تھے	اور اگر	ہم چکھائیں	انسان کو	طرف سے اپنی	رحمت	پھر	ہم کھینچ لیں

وہ انہیں گھیر لے گا۔ اگر ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں، پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں

مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿9﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ

اس سے	بے شک وہ ہے	ضرور مایوس	ناشکرا	اور اگر	ہم چکھائیں اسے	نعمت	بعد	تکلیف کے

تو وہ مایوس اور ناشکرا بن جاتا ہے۔ اگر ہم اسے پیش آنے والی کسی تکلیف کے بعد نعمت سے نوازتے

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ﴿10﴾ اِلَّا

جو پہنچی تھی اسے	تو وہ ضرور کہے گا	وہ دور ہوئیں	تکلیفیں	مجھ سے	بیشک وہ ہے	اترانے والا	مغرور	مگر

ہیں تو کہتا ہے ”میری ساری مصیبتیں مجھ سے دور ہو گئیں۔“ پھر وہ اِترانے والا اور اَکڑنے والا بن جاتا ہے۔ مگر

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

جو لوگ	وہ صبر کریں	اور وہ عمل کریں	اچھے	یہ لوگ	ان کے لئے ہے	بخشش	اور ثواب

جو لوگ صبر کرنے والے اور نیک کام کرنے والے ہیں ان کے لئے بخشش

كَبِيْرٌ ﴿11﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ

بڑا	پس شاید آپ	چھوڑنے والے ہیں	بعض	وہ چیز جو	وہ وحی کی جاتی ہے	طرف آپ کی	اور تنگ ہوتا ہے	اس سے

اور بڑا اجر ہے۔ اے نبی ﷺ! کیا کافروں کو یہ امید ہے کہ آپ ﷺ اس چیز کا کچھ حصہ چھوڑ دیں گے جو آپ ﷺ پر وحی کی جا رہی

صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ

سینہ آپ کا	اس لئے کہ	وہ کہیں	کیوں نہ	وہ اتارا گیا	اس پر	خزانہ	یا	وہ آیا	ساتھ اس کے	فرشتہ

ہے؟ کیا آپ ﷺ کا دل ان لوگوں کی باتوں سے تنگ رہے گا جو کہتے ہیں ”اس شخص پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا، یا اس کے

اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ﴿12﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

بے شک	آپ	ڈرانے والے ہیں	اور اللہ	پر	ہر	چیز کے ہے	کارساز	کیا	وہ کہتے ہیں

ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟“ آپ ﷺ صرف خبردار کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ

اس نے گھڑ لیا ہے یہ	کہہ دیجیے	تو تم لاؤ	دس	سورتیں	اس جیسی	گھڑی ہوئی	اور تم پکارو	جسے

”اس شخص نے قرآن خود گھڑ لیا ہے؟“ آپ ﷺ کہیں ”تم بھی اس جیسی (10) سورتیں بنا لاؤ اور اپنی مدد کے لئے

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿13﴾

(بلانے کی) تم طاقت رکھتے ہو	سے	سوائے	اللہ کے	اگر	تم ہو	سچے

اللہ کے سوا جس کو بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو“۔ پھر اگر وہ

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

پھر اگر نہ وہ جواب دے سکیں	تم کو	تو تم جان لو	یہ کہ	وہ اتارا گیا ہے	ساتھ علم	اللہ کے	اور یہ کہ	نہیں	کوئی معبود	مگر

آپ ﷺ کے چیلنج کا جواب نہ دے سکیں تو جان لو یہ قرآن اللہ کے علم سے اترا ہے، اور یہ کہ اس کے سوا کوئی

هُوَ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿14﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

وہی	تو کیا	تم ہوتے ہو	مسلمان	جو کوئی	وہ ہے	وہ چاہتا	زندگی	دنیا کی

معبود نہیں۔ پھر اے کافرو! کیا تم اسلام قبول کرتے ہو ؟ جو لوگ صرف دنیا کی زندگی اور اس کی

وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿15﴾

اور رونق اس کی	ہم پورا بدلہ دیں گے	ان کو	ان کے اعمال کا	اس میں	اور وہ	اس میں	نہیں	اُن کو کم دیا جائے گا

زینت چاہتے ہیں ہم ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا

وہ یہ لوگ ہیں	جو	نہیں ہے	ان کے لئے	میں	آخرت	مگر	آگ	اور وہ ضائع ہوا	جو کچھ

یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے دنیا میں

صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿16﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

انہوں نے کیا تھا	اس میں	اور بیکار رہا	جو کچھ	وہ تھے	وہ کرتے	کیا پس جو کوئی	وہ ہو	پر	دلیل

جو کچھ بنایا سب برباد ہوا اور بے کار گیا جو انہوں نے کمایا۔ بھلا ایک شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل

مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى

طرف سے	اپنے رب کی	اور وہ پیچھے آتا ہے اس کے	گواہ	اُس کی طرف سے	اور سے	اس کے پہلے	کتاب	موسیٰ کی

رکھتا ہو، اس کے بعد اللہ کی طرف سے اس کے حق میں ایک نبی بھی گواہ ہو اور اس سے پہلے

اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ

رہنما	اور رحمت	یہ لوگ جو	وہ ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور جو کوئی	وہ کفر کرے	اس کا	سے

موسیٰ علیہ السلام کی کتاب بھی ہدایت اور رحمت کی حیثیت سے موجود تھی تو ایسے لوگ ہی قرآن پر ایمان لائیں گے۔

الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ

گروہوں میں	پھر آگ ہے	وعدے کی جگہ اس کی	پس نہ	تو ہو	میں	شک	اس سے	بے شک وہ	سچ ہے

اور کفار کے گروہوں میں سے جو کوئی اس قرآن کا انکار کرے گا اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ تم اس بارے میں کسی شک میں نہ پڑو۔ یہ

مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿17﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

طرف سے	رب تیرے کی	اور لیکن	اکثر	لوگ	نہیں	وہ ایمان لاتے	اور کون ہے	زیادہ ظالم

قرآن تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں مانتے۔ اس سے بڑھ کر ظالم

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ

اس سے جو	وہ گھڑلے	پر	اللہ	جھوٹ	یہ لوگ	وہ پیش کیے جائیں گے	سامنے	اپنے رب کے	اور وہ کہیں گے

کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولے؟ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہی دینے

الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

گواہ	یہ لوگ ہیں	جو	انہوں نے جھوٹ بولا	پر	اپنے رب	آگاہ رہو کہ	لعنت	اللہ کی ہے	پر

والے کہیں گے ”یہی ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ گھڑا“ سنو، اللہ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر

الظّٰلِمِيْنَ ﴿18﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ

ظالموں	جو لوگ	وہ روکتے ہیں	سے	راہ	اللہ کی	اور وہ چاہتے ہیں اس میں	ٹیڑھ

جو دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ تلاش کرتے ہیں۔

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿19﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى

اور وہ	آخرت کے	وہی ہیں	منکر	یہ لوگ	نہ	وہ تھے	عاجز کرنے والے	میں

یہی لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں اللہ کے قابو سے باہر نہیں اور

وقف لازم

الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

زمین	اور نہ	وہ تھا	ان کے لئے	سے	غیر اللہ	کوئی	دوست	وہ دوگنا دیا جائے گا	ان کو

اللہ کے مقابلے میں ان کا کوئی مددگار نہیں۔ انہیں دوہرا عذاب ہوگا

الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿20﴾

عذاب	نہ	وہ تھے	وہ طاقت رکھتے	سننے کی	اور نہ	وہ تھے	وہ دیکھتے

کیونکہ نہ وہ حق بات سنتے اور نہ دیکھتے تھے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿21﴾

یہی لوگ ہیں	جنہوں نے	نقصان پہنچایا	خود اپنے آپ کو	اور وہ گم ہوگیا	ان سے	جو	وہ تھے	وہ گھڑتے

یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا۔ ان سے وہ سب کچھ کھو گیا جو

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿22﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بلاشبہ	یقیناً وہ	میں	آخرت	وہی ہیں	زیادہ نقصان اُٹھانے والے	بے شک	جو لوگ	ایمان لائے

انہوں نے گھڑا تھا۔ اس میں شک نہیں یہی لوگ آخرت میں بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے،

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

اور انہوں نے کام کئے	اچھے	اور انہوں نے عاجزی کی	طرف	اپنے رب کی	یہ لوگ ہیں	رہنے والے	جنت کے

انہوں نے نیک کام کئے، اپنے رب کے سامنے عاجزی کی، وہی جنت والے ہیں اور اس میں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿23﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ

وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے ہیں	مثال	دونوں فریقوں کی	جیسے ایک اندھا	اور بہرا ہو	اور دوسرا دیکھنے والا

ہمیشہ رہیں گے۔ ان دونوں قسم کے فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا

2 ع16 2 وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿24﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

اور سننے والا ہو	کیا	وہ دونوں برابر ہوتے ہیں	مثال میں	کیا پس نہیں	تم نصیحت حاصل کرتے	اور بے شک	ہم نے بھیجا

ہو اور دوسرا دیکھنے سننے والا۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟ یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿25﴾ ۙ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا

نوح کو	طرف	ان کی قوم کے	بے شک میں ہوں	تمہارے لئے	خبردار کرنے والا	ظاہر	یہ کہ	نہ	تم عبادت کرو

اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ انہوں نے دعوت دی'' میں تمہیں صاف خبردار کرنے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی

اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿26﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ

مگر	اللہ کی	بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	تم پر	عذاب سے	دن	دردناک کے	پھر کہا	سرداروں نے

عبادت نہ کرو ورنہ مجھے ڈر ہے تم پر ایک دن دردناک عذاب آئے گا''۔ جواب میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ

جو	وہ کافر ہوئے	سے	قوم اس کی	نہیں	ہم دیکھتے تجھے	مگر	بشر	ہم جیسا	اور نہیں	ہم دیکھتے تجھے

اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا '' ہم دیکھتے ہیں تم بھی ہم جیسے انسان ہو اور ہمیں اپنی

اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى

پیروی کی جس نے تیری	مگر	ان لوگوں نے جو	وہ	بہت حقیر ہمارے	سرسری رائے والے	اور نہیں	ہم دیکھتے

قوم کے چند حقیر لوگوں کے سوا، جو بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں تمہارا کوئی پیروکار نظر نہیں آتا۔ اور ہم کوئی ایسی چیز نہیں

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿27﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

تمہارے لئے	ہم پر	کوئی	فضیلت	بلکہ	ہم سمجھتے ہیں تمہیں	جھوٹے	اس نے کہا	اے قوم میری

پاتے جس میں تم لوگ ہم سے برتری رکھتے ہو بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔'' نوح علیہ السلام نے کہا

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ

کیا تم نے دیکھا	اگر	میں ہوں	پر	دلیل	طرف سے	اپنے رب کی	اور اس نے دی مجھے	رحمت	سے

''اے میری قوم کے لوگو! بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہوں۔ اس نے مجھے پیغمبری دے کر اپنی رحمت سے

عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿28﴾

پاس اپنے	پس وہ چھپائی گئی	تم پر	کیا ہم لگادیں گے تمہیں وہ رحمت	اور تم ہو	اس کو	ناپسند کرنے والے

نوازا ہے تو اب اگر تمہیں حقیقت نظر نہیں آتی تو کیا میں تمہیں زبردستی راہِ حق دکھا دوں جبکہ تم اس سے بیزار ہو؟''

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

اور اے میری قوم	نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	مال	نہیں	اجر میرا	مگر	پر	اللہ

''اور اے لوگو! میں اس کام پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا، میرا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ دیکھو جو لوگ

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

اور نہیں میں	ٹھکرانے والا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	بے شک وہ	ملنے والے ہیں	رب اپنے سے	اور لیکن میں	وہ دیکھتا ہوں تمہیں	لوگ ہو

ایمان لائے ہیں، میں انہیں اپنے آپ سے دور کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ انہیں ایک دن اپنے رب سے ملنا ہے۔ مگر میں تمہیں

تَجْهَلُوْنَ ﴿29﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ

تم جہالت کا مظاہرہ کرتے ہو	اور اے قوم میری	کون	وہ مدد کرے گے (بچائے گا) میری	سے	اللہ	اگر	میں ٹھکرادوں ان کو

دیکھتا ہوں تم جہالت میں بتلا ہو! اے میری قوم! اگر میں ایمان والوں کو دھتکار دوں تو اللہ کے مقابلے میں کون میری مدد کرے گا۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿30﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ

کیا پس نہیں	تم نصیحت حاصل کرتے	اور نہیں	میں کہتا	تم کو	کہ میرے پاس	خزانے ہیں	اللہ کے	اور نہیں	میں جانتا

کیا تم غور نہیں کرتے؟ میں تمہیں یہ نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ غیب

الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ

غیب	اور نہیں	میں کہتا کہ	بیشک میں ہوں	فرشتہ	اور نہیں	میں کہتا	اُن لوگوں کو جن کو	حقیر دیکھتی ہیں

جانتا ہوں، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا جو لوگ تمہاری نگاہوں میں حقیر ہیں

اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ

آنکھیں تمہاری	ہرگز نہ	وہ دے گا ان کو	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ	وہ خوب جانتا ہے	جو کچھ ہے	میں	ان کے دلوں

انہیں اللہ کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿31﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ

بیشک میں	اس وقت	ضرور ہو جاؤں گا سے	ظالموں	وہ بولے	اے نوح	بے شک	تونے جھگڑا کیا ہم سے	پس تونے بہت کیا

اگر میں ایسا کہوں تو میں ظالم ہوں گا۔ لوگوں نے کہا ’’ اے نوح علیہ السلام ! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا۔

جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿32﴾ قَالَ

جھگڑا ہم سے	اب تو لے آ ہم پر	جو کچھ	تو دھمکی دیتا ہے ہمیں	اگر	تو ہے	سے	سچوں	اس نے کہا

اب وہ عذاب ہم پر لے ہی آ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر تم سچے ہو۔ نوح علیہ السلام نے جواب دیا

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿33﴾

بے شک	لائے گا تمہارے پاس	اس کو	اللہ	اگر	وہ چاہے گا	اور نہیں	تم ہو	عاجز کرنے والے

’’ وہ عذاب اللہ لائے گا اگر اسے منظور ہوگا پھر تم اس کے قابو سے باہر نہیں جا سکو گے۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ

اور نہیں	وہ نفع دے گی تمہیں	نصیحت میری	اگر	میں چاہوں	کہ	میں نصیحت کروں	تم کو	اگر	وہ ہے

میری نصیحت بھی تمہیں فائدہ نہ دے گی اگر

اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿34﴾ؕ اَمْ

اللہ	وہ چاہتا	کہ	وہ گمراہ کرے تمہیں	وہی ہے	رب تمہارا	اور طرف اس کی	تم لوٹائے جاؤ گے	کیا

اللہ تمہیں بھٹکانا چاہتا ہے۔ وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔‘‘

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ

وہ کہتے ہیں کہ	اس نے گھڑ لیا ہے اسے	کہہ دیجئے	اگر	میں نے گھڑ لیا اسے	تو مجھ پر ہے	جرم میرا	اور میں	بری ہوں

اے نبی ﷺ ! کیا کافر یہ کہتے ہیں ’’اس شخص نے قرآن خود گھڑ لیا؟‘‘ آپ ﷺ کہیں ’’اگر میں نے اسے گھڑا ہے تو میرا جرم

مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿35﴾ع وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ 3 ع 11 3

اس سے جو	تم جرم کرتے ہو	اور وحی کی گئی	طرف	نوح کی	یہ کہ	ہرگز نہ	وہ ایمان لائیں گے	سے	قوم تیری

میرے اوپر ہے اور جو جرم تم کر رہے ہو میں اس سے بری ہوں۔‘‘ اور نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ’’تمہاری قوم میں سے جو

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿36﴾ وَاصْنَعِ

مگر	جولوگ	بے شک	ایمان لا چکے	پس نہ	توغم کھا	اس کا جو	وہ ہیں	وہ کرتے	اور تو بنا

لوگ ایمان لا چکے ہیں اب ان کے سوا کوئی اور ایمان نہ لائے گا۔ آپ ان کے کرتوتوں پر غمگین نہ ہوں جو وہ کرر ہے ہیں۔ آپ علیہ السلام

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ج

کشتی	ہماری آنکھوں کے سامنے	اور ہماری وحی کے	اور نہ	توگفتگو کر	بارے میں	ان لوگوں کے	جنہوں نے ظلم کیا

ہمارے روبرو اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنائیں اور ان ظالموں کے حق میں مجھ سے بات نہ کریں۔

إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿37﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ قف وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ

بے شک وہ ہیں	ڈبوئے جانے والے	اور وہ بناتا تھا	کشتی کو	اور جب کبھی	وہ گزرتے	اس پر	سردار	سے

بے شک وہ غرق ہوں گے۔" چنانچہ نوح علیہ السلام نے کشتی بنانی شروع کی۔ جب ان کی قوم کے سردار

قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ط قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ

قوم اس کی	وہ مذاق کرتے	اس سے	اس نے کہا	اگر	تم مذاق کرتے ہو	ہم سے	تو بے شک ہم	ہم مذاق کریں گے	تم سے

وہاں سے گزرتے تو ہنسی اُڑاتے۔ نوح علیہ السلام انہیں جواب دیتے "اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر

كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿38﴾ ط فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لا مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

جیسے	تم مذاق کرتے ہو	پھر ضرور	تم جان لوگے	کون ہے جو	وہ آتا ہے جسکے پاس	عذاب	جو ذلیل کرے گا اسے

ہنسیں گے۔ تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ذلت ناک

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿39﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ لا

اور وہ نازل ہوگا	اس پر	عذاب	دائمی	یہاں تک کہ	جب	وہ آگیا	حکم ہمارا	اور اس نے جوش مارا	تنور نے

اور دائمی عذاب آتا ہے۔" اور جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور سے طوفان اُبل پڑا تو

قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ

ہم نے کہا	سوار کرلے	اس میں	سے	ہر	جوڑا	دو عدد	اور گھرانے اپنے کو	مگر	وہ کہ

ہم نے نوح علیہ السلام سے کہا "ہر قسم کے جانوروں کا ایک جوڑا کشتی میں سوار کرلیں۔ اپنے گھر والوں کو اس میں بٹھالیں سوائے ان

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ط وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿40﴾

وہ پہلے سے طے ہوئی	جس پر	بات	اور ان کو جو	وہ ایمان لائے	اور نہیں	وہ ایمان لائے	ساتھ اس کے	مگر	تھوڑے

کے جن کے بارے میں پہلے کہا جاچکا ہے کہ انہیں ہلاک ہونا ہے اور سب ایمان والوں کو بھی اپنے ساتھ کشتی میں سوار کرلیں۔ وہ

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ

اوراس نے کہا	تم سوار ہوجاؤ	اس میں	ساتھ نام	اللہ کے ہے	چلنا اس کا	اور ٹھہرنا اس کا	بے شک	رب میرا ہے

تھوڑے سے لوگ تھے جو نوح علیہ السلام کے ساتھ ایمان والے تھے۔ نوح علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے کہا ”کشتی میں سوار

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿41﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى

واقعی بخشنے والا	نہایت مہربان	اور وہ	وہ چلتی تھی	ساتھ ان کے	میں	موجوں	طرح پہاڑوں کی	اور اس نے پکارا

ہوجاؤ، اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور اللہ کے نام سے اس کا رکنا ہے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے!“ اور وہ کشتی پہاڑ

نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ

نوح نے	بیٹے اپنے کو	اور وہ تھا	میں	ایک طرف	اے بیٹے میرے	تو سوار ہوجا	ساتھ ہمارے	اور نہ	تو ہو

جیسی موجوں کے درمیان انہیں لے کر چلنے لگی۔ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پکارا جو ان سے الگ تھا ”اے میرے بیٹے!

مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿42﴾ قَالَ سَاٰوِيْ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ

ساتھ	کافروں کے	اس نے کہا	میں جلد لوں گا پناہ	طرف	پہاڑ کی	جو بچالے گا مجھے	سے	پانی	اس نے کہا

ہمارے ساتھ سوار ہوجا۔ کافروں کے ساتھ مت رہ!“ وہ بولا ”میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچائے گا۔“ نوح

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا

نہیں	کوئی بچانے والا	آج کے دن	سے	حکم	اللہ کے	مگر	جس پر	وہ رحم کرے	اور وہ حائل ہوگئی	دونوں کے درمیان

علیہ السلام نے کہا ”آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر اللہ رحم فرمائے وہ بچ سکتا ہے۔ پھر دونوں کے درمیان

الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿43﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ

موج	پھر وہ ہوگیا	سے	ڈوبنے والوں	اور اس سے کہا گیا	اے زمین	تو نگل جا	پانی اپنا

موج حائل ہوگئی اور دوسروں کے ساتھ نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی غرق ہوگیا۔ اللہ کا حکم ہوا ”اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے

وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى

اور اے آسمان	تو تھم جا	اور وہ خشک کیا گیا	پانی	اور وہ پورا کردیا گیا	کام	اور وہ (کشتی) جا لگی	پر

آسمان تھم جا!“ اور پانی خشک ہو گیا۔ جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ کشتی جودی پہاڑ پر جا

الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿44﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ الربع

جودی پہاڑ	اور وہ کہا گیا	ہلاکت ہے	قوم کے لیے	ظالم	اور اس نے پکارا	نوح نے	اپنے رب کو	پھر اس نے کہا

لگی۔ ظالموں کی تباہی کا اعلان ہوگیا۔ اور جب نوح علیہ السلام کا بیٹا ابھی غرق نہیں ہوا تھا تو نوح علیہ السلام

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ

اے رب میرے	بیشک	بیٹا میرا ہے	سے	گھرانے میرے	اور بیشک	وعدہ تیرا	سچا ہے	اور تو	بڑا فیصلہ کرنے والا ہے

نے اپنے رب کو پکارا ''اے میرے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔ تو نے میرے گھر والوں کو نجات دینے کا سچا

الْحٰكِمِيْنَ ﴿45﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ

فیصلہ کرنے والوں سے	اس نے کہا	اے نوح	بے شک وہ	نہیں ہے	سے	گھرانے تیرے	بے شک اسکا	عمل	نہیں

وعدہ فرمایا تھا۔ تو سب سے بڑا حاکم ہے میرے بیٹے کو بھی نجات دے!'' اللہ نے فرمایا ''اے نوح علیہ السلام! وہ تیرے گھر والوں

صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ

اچھا	پس نہ	تو سوال کر مجھ سے	اسکا جو	نہیں	تجھ کو	اس کا	علم	بے شک میں	میں سمجھاتا ہوں تجھے	یہ کہ

میں سے نہیں۔ اس کے کام خراب ہیں۔ مجھ سے ایسا سوال نہ کریں جس کی حقیقت آپ کو معلوم نہیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ

تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿46﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ

تو ہو جائے	سے	جاہلوں	اس نے کہا	اے رب میرے	بیشک میں	میں پناہ چاہتا ہوں	تیری	یہ کہ	میں سوال کروں تجھ سے

نادانوں میں سے نہ بنیں۔ نوح علیہ السلام نے عرض کیا ''اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے بچنے کے لئے کہ تجھ

مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ

جو	نہیں	مجھ کو	اس کا	علم	اور اگر نہ	تو بخشے گا مجھے	اور نہ تو رحم کریگا مجھ پر	میں ہو جاؤں گا	سے

سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ تو نے اگر مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں برباد

الْخٰسِرِيْنَ ﴿47﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى

نقصان اٹھانے والوں	کہا گیا	اے نوح	تو اُتر	ساتھ سلامتی کے	طرف سے ہماری	اور برکتوں کے	تجھ پر	اور پر

ہو جاؤں گا''۔ جب طوفان ختم ہوا تو حکم دیا گیا ''اے نوح علیہ السلام اب کشتی سے اُترو، ہماری طرف سے تم پر سلامتی اور برکتیں

اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

امتوں کے	ان سے جو	ساتھ تیرے ہیں	اور امتیں ہونگی	جلد ہم فائدہ دینگے انکو	پھر	پہنچے گا ان کو	طرف سے ہماری	عذاب

ہوں اور ان لوگوں پر بھی ہوں جو تمہارے ساتھ ہیں۔ تم لوگوں سے آگے چل کر کچھ کافر بھی پیدا ہوں گے جنہیں ہم دنیا کا فائدہ

اَلِيْمٌ ﴿48﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ

دردناک	یہ ہیں	سے	خبروں میں	غیب کی	ہم وحی کرتے ہیں ان کو	طرف آپ کی	نہیں	آپ تھے

دیں گے مگر آخرت میں انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ اے نبی ﷺ! یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ ﷺ کی

مع

تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

آپ جانتے ان کو	آپ	اور نہ	قوم آپ کی	سے	پہلے	اس	پس آپ صبر کریں	بے شک	اچھا انجام ہے

طرف وحی کر رہے ہیں ورنہ اس سے پہلے ان باتوں کو نہ آپ ﷺ جانتے تھے، نہ آپ ﷺ کی قوم جانتی تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ صبر

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿49﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ 4 ع 14 4

پرہیزگاروں کیلئے	اور طرف	عاد کی	بھائی ان کے	ہود کو	اس نے کہا	اے قوم میری	تم عبادت کرو	اللہ کی

کریں۔ بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا انجام ہے۔ اور قومِ عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۘ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿50﴾ يٰقَوْمِ

نہیں ہے	تمہارے لئے	کوئی	معبود	سوائے اس کے	نہیں ہو	تم	مگر	جھوٹ گھڑنے والے	اے میری قوم

بھیجا۔ اس نے کہا ’’اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم نے جھوٹے معبود گھڑ رکھے

لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۘ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىْ فَطَرَنِىْ ۘ اَفَلَا

نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجر	نہیں ہے	میرا اجر	مگر	اوپر	جس نے	پیدا کیا مجھے	کیا پس نہیں

ہیں۔ اے میری قوم! میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر میرے خالق کے ذمے ہے۔ کیا تم نہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿51﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ

تم سمجھتے	اور اے میری قوم	تم بخشش مانگو	اپنے رب سے	پھر	تم توبہ کرو	طرف اس کی	وہ بھیجے گا

سمجھتے؟ اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو اور توبہ کرو۔ وہ تم پر خوب

السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا

بادل	تم پر	خوب برسنے والا	اور وہ زیادہ دے گا تمہیں	طاقت	پر	طاقت تمہاری	اور نہ	تم پھر جاؤ

بارشیں برسائے گا۔ تمہاری قوت میں مزید اضافہ کرے گا۔ اور دیکھو، مجرم بن کر منہ

مُجْرِمِيْنَ ﴿52﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِىْٓ

مجرم بن کر	وہ بولے	اے ہود	نہیں	تو لایا ہمارے پاس	کوئی دلیل	اور نہیں ہیں	ہم	چھوڑنے والے

نہ پھیرو۔‘‘ ان لوگوں نے جواب دیا ’’اے ہود علیہ السلام تم ہمارے پاس کوئی کھلی نشانی لے کر نہیں آئے۔ ہم تمہارے کہنے سے

اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿53﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا

اپنے معبودوں کو	سے	تیری بات	اور نہیں ہیں	ہم	تجھ کو	ماننے والے	نہیں	ہم کہتے	مگر

اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ ہم ہرگز تمہیں ماننے والے نہیں۔ ہم یہی کہیں گے

اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا

آسیب کردیا ہے تجھے	بعض	ہمارے معبودوں نے	ساتھ برائی کے	اس نے کہا	بیشک میں	گواہ بناتا ہوں	اللہ کو	اور تم بھی گواہ رہو

تم پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے جو ایسی باتیں کرتے ہو۔“ ہود علیہ السلام نے کہا ”میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں

اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿54﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ

کہ میں	بری ہوں	اس سے جو	تم شرک کرتے ہو	سے	سوائے اس کے	پس تم مجھ پر چال چل لو	سب مل کر	پھر

تم بھی گواہ رہو میں بری ہوں ان سے جنہیں تم نے اللہ کے ساتھ شریک بنا رکھا ہے۔ تم سب مل کر میرے خلاف چال چل لو اور مجھے

لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿55﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ

نہ تم مہلت دو مجھے	بے شک میں	میں نے توکل کیا	پر	اللہ	جو میرا رب ہے	اور تمہارا رب ہے	نہیں ہے	کوئی

مہلت نہ دو۔ میرا بھروسا اللہ پر ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ کوئی جاندار

دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿56﴾

جاندار	مگر	وہ	پکڑنے والا ہے	اس کی پیشانی کو	بے شک	میرا رب ہے	پر	راہ	سیدھی

ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ میں نہ ہو۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ

پھر اگر	تم پھر جاؤ	تو بے شک	میں پہنچا چکا تمہیں	وہ چیز کہ	میں بھیجا گیا ہوں	ساتھ جسکے	طرف تمہاری	اور جانشین بنادے گا

لیکن اگر تم منہ موڑو گے تو میں نے تمہیں وہ پیغام پہنچا دیا جس کے لئے مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا۔

رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

میرا رب	کسی اور قوم کو	تمہارے سوا	اور نہ	تم نقصان پہنچا سکو گے اس کو	کچھ	بیشک	رب میرا ہے	پر	ہر	چیز

مجھے تو نظر آتا ہے میرا رب تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو اٹھا کھڑا کرے گا اور تم اللہ کا کچھ نہیں نقصان پہنچا سکو گے۔ بے شک میرا رب ہر چیز پر

حَفِیْظٌ ﴿57﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

نگہبان	اور جب	آگیا	حکم ہمارا	ہم نے نجات دی	ہود کو	اور ان کو جو	ایمان لائے	ساتھ اس کے

نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ذریعے ہود علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿58﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ

ساتھ رحمت کے	ہماری طرف سے	اور ہم نے نجات دی ان کو	سے	عذاب	سخت	اور یہ تھے	عاد

بچا لیا جو اس کے ساتھ ایمان لائے اور ہم نے ان سب کو ایک نہایت سخت عذاب سے بچایا تھا۔ یہ قصہ قومِ عاد کا ہے

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

جنہوں نے انکار کیا	نشانیوں کا	اپنے رب کی	اور نافرمانی کی	اُسکے رسولوں کی	اور انہوں نے پیروی کی	حکم	ہر	سرکش

جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا، اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش اور مخالف کی

عَنِيْدٍ ﴿59﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ

دشمن (حق کے)	اور انکے پیچھے لگائی گئی	میں	اس	دنیا	لعنت	اور دن	قیامت کے	آگاہ رہو	بیشک

بات مانی۔ ان کے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگی اور قیامت کے دن بھی۔ آگاہ رہو،

عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿60﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ 5 ع 11 5

عاد نے	انکار کیا	اپنے رب کا	آگاہ رہو	ہلاکت ہوئی	واسطے عاد کے	قوم	ہود کی	اور طرف	ثمود کی

قومِ عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو، ہلاکت ہے ہود کی قوم، عاد کے لئے ! اور قومِ ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ وقف لازم

بھائی ان کے	صالح کو	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ کی	نہیں	تمہارے لئے	کوئی	معبود

ہم نے ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ اس نے کہا ”اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا

غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ

سوائے اس کے	اس نے	پیدا کیا تمہیں	سے	زمین	اور اس نے آباد کیا تم کو	اس میں	پس تم بخشش مانگو اس سے

کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا۔ اس میں آباد کیا۔ اسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اسی کی طرف رجوع

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿61﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ

پھر	تم توبہ کرو	طرف اس کی	بے شک	میرا رب ہے	بہت قریب	دعائیں قبول کرنے والا	انہوں نے کہا	اے صالح	بے شک

کرو۔ بے شک میرا رب قریب بھی ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی“ لوگوں نے کہا ”اے صالح علیہ السلام

كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا

تو تھا	ہم میں	جس سے امیدیں تھیں	پہلے	اس سے	کیا تو روکتا ہے ہمیں	اس سے کہ	ہم عبادت کریں	اس چیز کی

اس سے پہلے ہمیں تم سے بڑی امیدیں تھیں۔ کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ

جس کی عبادت کی	باپ دادا ہمارے	اور بے شک ہم ہیں	البتہ میں	شک	اس سے کہ	تو بلاتا ہے ہمیں	طرف جس کی

باپ دادا کرتے تھے؟ تم جس چیز کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس کے بارے میں ہمیں شبہ ہے

مُرِيْبٍ ﴿62﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

الجھن میں ڈالنے والی	اس نے کہا	اے میری قوم	کیا تم نے دیکھا	اگر	میں ہوں	پر	دلیل	طرف سے	میرے رب کی

اور ہم سخت اُلجھن میں ہیں۔“ صالح علیہ السلام نے کہا ”اے میری قوم بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہوں

وَاٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف فَمَا

اور مجھے دی	اپنے پاس سے	رحمت	پھر کون	مدد کرے گا میری	سے	اللہ	اگر	میں نافرمانی کروں اسکی	پھر نہ

اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے نبوت عطا کی تو اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو اس کی پکڑ سے مجھے کون بچائے گا؟ اس طرح تم میرا

تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿63﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

تم زیادہ کرو گے مجھے	سوائے	خسارہ پہنچانے کے	اور اے میری قوم	یہ ہے	اونٹنی	اللہ کی	تمہارے لئے	نشانی

نقصان ہی کرو گے۔ اور اے میری قوم کے لوگو! دیکھو، یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی ہے۔

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

پس تم چھوڑ دو اسے	وہ کھاتی پھرے	میں	زمین	اللہ کی	اور نہ	تم چھونا اسے	تکلیف دینے کو	ورنہ پکڑے گا تمہیں

تم اسے چھوڑ دو تا کہ اللہ کی زمین میں کھائے پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تمہیں جلد عذاب

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿64﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

عذاب	قریب	پھر انہوں نے ٹانگیں کاٹیں اس کی	پس وہ بولا	تم مزے کرلو	میں	اپنے گھروں	تین

آ پکڑے گا۔“ مگر انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹیں۔ اس پر صالح علیہ السلام نے ان سے کہا ”تین دن اور اپنے گھروں میں

اَيَّامٍ ط ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿65﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا

دن	یہ ہے	وعدہ	نہیں	جھوٹا	پھر جب	آ گیا	حکم ہمارا	ہم نے نجات دی

مزے سے رہ لو۔ عذاب کی یہ دھمکی جھوٹی نہ نکلے گی“ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ذریعے صالح علیہ السلام

صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ط

صالح کو	اور ان کو جو	ایمان لائے	ساتھ اس کے	ساتھ رحمت کے	ہماری طرف سے	اور سے	ذلت	اس دن کی

کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھا۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿66﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

بے شک	رب تیرا	وہ ہے	بڑی قوت والا	نہایت غالب	اور پکڑا	ان کو جو	ظلم کرتے تھے	کڑک نے

اے نبی ﷺ بے شک آپ ﷺ کا رب بڑا قوی اور غالب ہے۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہیں ایک سخت دھماکے نے پکڑ لیا اور وہ

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿67﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ

پھر وہ ہوگئے	میں	اپنے گھروں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	نہ	وہ کبھی رہے تھے	اس میں	آگاہ رہو

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جیسے وہ کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے! آگاہ رہو، قوم ثمود

6 ع 8 6

اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ع ﴿68﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ

بے شک	ثمود نے	انکار کیا	اپنے رب کا	آگاہ رہو	دوری ہے	ثمود کے لئے	اور بے شک	آئے

نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو قومِ ثمود ہلاک ہوئی۔ یہ واقعہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس

رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ

بھیجے ہوئے ہمارے	ابراہیم کے پاس	ساتھ خوشخبری کے	انہوں نے کہا	سلام ہو	اس نے کہا	سلام ہے	پھر نہ	اس نے دیر کی

ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا۔ اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔

اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿69﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ

کہ	لے آیا	گائے کا بچہ	بھنا ہوا	پھر جب	دیکھا کہ	ہاتھ ان کے	نہیں	بڑھتے	طرف اس کی

زیادہ دیر نہ گزری کہ ابراہیم اُن کے لئے ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو

نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ

اوپرے سمجھا اُنکو	اور دل میں گھبرایا	ان سے	خوف	انہوں نے کہا	نہ	تو ڈر	بے شک ہم	ہم بھیجے گئے

کھٹک گئے اور دل میں ان سے گھبرا گئے۔ فرشتوں نے کہا ”گھبرائیں نہیں، ہم لوط علیہ السلام کی قوم کی

اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿70﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ

طرف	قومِ	لوط کی	اور بیوی اس کی	کھڑی تھی	پھر وہ ہنسی	پھر ہم نے خوشخبری دی اسے	اسحاق کی

طرف بھیجے گئے ہیں۔“ ابراہیم علیہ السلام کی بیوی پاس ہی کھڑی تھیں۔ جب ہم نے ان فرشتوں کے ذریعے انہیں اسحاق علیہ السلام

وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿71﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ

اور سے	بعد	اسحاق کے	یعقوب کی	وہ بولی	ہائے ہائے	کیا میں جنوں گی	جبکہ میں ہوں	بڑھیا

بیٹے اور اسحاق کے بعد یعقوب پوتے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی تو وہ ہنس پڑیں۔ بولیں ”ہائے، کیا میں بچہ جنوں گی حالاں

وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿72﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ

اور یہ ہے	شوہر میرا	بوڑھا	بے شک	یہ ہے	ضرور بات	عجیب	وہ بولے	کیا تو تعجب کرتی ہے	سے

کہ میں بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بوڑھا ہے! یہ عجیب بات ہے۔ فرشتوں نے اس سے کہا ”کیا تم اللہ کے حکم پر

أَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ؕ إِنَّهٗ حَمِيْدٌ

حکم	اللہ کے	رحمت ہے	اللہ کی	اور برکتیں اس کی	تم پر	اے گھر والو	بیشک وہ ہے	تعریف کیا گیا

تعجب کرتی ہو؟'' اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں تم پر اے ابراہیم کے گھر والو! بے شک اللہ تعریف کے لائق

مَّجِيْدٌ ﴿73﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى

بزرگی والا	پھر جب	دور ہوئی	سے	ابراہیم	گھبراہٹ	اور آئی اس کو	خوشخبری

اور بڑی شان والا ہے!'' پھر جب ابراہیم علیہ السلام کی گھبراہٹ دور ہوئی اور انہیں اولاد کی خوشخبری ملی تو وہ قومِ لوط پر عذاب کے

يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿74﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ أَوَّاهٌ

وہ جھگڑنے لگا ہم سے	بارے میں	قوم	لوط کے	بے شک	ابراہیم تھا	واقعی تحمل والا	دردمند

معاملے میں جھگڑنے لگے۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے تحمل والے نرم دل اور اللہ کی طرف

مُّنِيْبٌ ﴿75﴾ يٰٓإِبْرٰهِيْمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ إِنَّهٗ قَدْ جَآءَ أَمْرُ

اور اللہ کی طرف متوجہ رہنے والا	اے ابراہیم	تو چھوڑ دے	کو	اس بات	بے شک	آچکا	حکم

رجوع کرنے والے تھے۔ فرشتوں نے کہا ''اے ابراہیم علیہ السلام اس بات کو چھوڑیں۔ آپ کے رب کا

رَبِّكَ ۚ وَإِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿76﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ

تیرے رب کا	اور بے شک وہ لوگ	آنے والا ہے ان کو	عذاب	نہ	ٹلنے والا	اور جب	آئے

حکم آچکا۔ ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو ٹل نہیں سکتا۔'' اور جب ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا

بھیجے ہوئے ہمارے	لوط کے پاس	وہ پریشان ہوا	ان سے	اور اس نے تنگی محسوس کی	اُن کی وجہ سے	دل میں	اور اس نے کہا	یہ ہے

پاس پہنچے تو وہ گھبرائے اور ان کے آنے سے پریشان ہوئے۔ کہنے لگے'' آج کا دن بہت

يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿77﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ إِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا

دن	بھاری	اور آئی اس کے پاس	قوم اس کی	دوڑتی ہوئی	طرف اس کی	اور سے	پہلے	وہ تھے

بھاری ہے'' ان کی قوم کے لوگ ان کے گھر دوڑتے ہوئے آئے۔ وہ پہلے سے

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ

وہ کام کرتے	برے	اس نے کہا	اے میری قوم	یہ ہیں	بیٹیاں میری	وہ ہیں	بہت پاکیزہ	تمہارے لئے

برے کام کرتے تھے۔ لوط علیہ السلام نے ان سے کہا ''اے میری قوم! یہ بستی کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں۔ وہ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

پس تم ڈرو	اللہ سے	اور نہ	تم ذلیل کرو مجھے	بارے میں	میرے مہمانوں کے	کیا نہیں ہے	تم میں سے	کوئی آدمی

تمہارے لئے پاکیزہ ہیں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے سامنے مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی

رَّشِيْدٌ ﴿78﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ

شریف	وہ بولے	بے شک	تو جانتا ہے	کہ نہیں	ہمارے لئے	بارے میں	تیری بیٹیوں کے	کچھ	حق

شریف آدمی نہیں؟'' وہ بولے '' تم جانتے ہو ہمیں تمہاری ان بیٹیوں سے کچھ غرض نہیں اور تم جانتے ہو ہم

وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿79﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

اور بے شک تو	تو جانتا ہے	جو کچھ	ہم چاہتے ہیں	اس نے کہا	کاش	کہ ہوتا	مجھ کو	تم پر	زور	یا

کیا چاہتے ہیں!'' لوط علیہ السلام نے کہا ''کاش میرے پاس تم سے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی

اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿80﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

میں ٹھکانا بناتا	طرف	سہارے	مضبوط کی	وہ بولے	اے لوط	بے شک ہم ہیں	بھیجے ہوئے	تیرے رب کے

مضبوط پناہ میں ہوتا اور تم کو اس حرکت سے باز رکھتا!'' اس پر فرشتوں نے کہا ''اے لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ

ہرگز نہ وہ پہنچ سکیں گے	طرف تیری	پس تو لے چل	اپنے لوگوں کو	ایک حصے میں	کے	رات	اور نہ	منہ پھیرے پیچھے

ہیں۔ یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکتے۔ تم رات کے کسی حصے میں اپنے لوگوں کو ساتھ لے کر نکل جاؤ۔ تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ

مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ

تم میں سے	کوئی	مگر	بیوی تیری	بے شک وہ	پہنچنے والا ہے اسے	جو	پہنچے گا ان کو	بے شک

دیکھے۔ مگر تمہاری بیوی ساتھ نہیں جائے گی کیونکہ اس پر وہی آفت آنی ہے جو دوسروں پر آنے والی ہے۔ سب کی

مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿81﴾ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا

اُن کا وعدہ ہے	صبح	کیا نہیں ہے	صبح	قریب	پھر جب	آ گیا	حکم ہمارا

تباہی کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے اور کیا صبح قریب نہیں''۔ پھر جب ہمارا حکم آیا تو اے نبی ﷺ!

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ

ہم نے کر دیا	اوپر اس کا	نیچے اس کے	اور ہم نے برسائے	اُس پر	پتھر	سے	کنکر کی

ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور اس پر ایسے پتھروں کی بارش کی جو آپ ﷺ کے رب کے پاس تیار اور

2 ع 15 7 النصف

مَّنْضُوْدٍ ۙ (82) مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ع (83)

تہ بہ تہ	نشان لگے ہوئے	نزدیک	رب تیرے کے	اور نہیں	وہ ہے	سے	ظالموں	کچھ دور

نشان لگے ہوئے تھے۔ اب وہ تباہ شدہ بستیاں ان ظالم کفار سے کچھ دور واقع نہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور طرف	مدین کی	بھائی ان کے	شعیب کو	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ کی	نہیں	تمہارے لئے

اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا ''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ

کوئی	معبود	سوائے اس کے	اور نہ	تم کم کرو	ماپ کو	اور تول کو	بے شک میں	میں دیکھتا ہوں تمہیں

سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ میں تمہیں اچھے حال میں دیکھ

بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ (84) وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

ٹھیک ٹھاک	اور بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	تم پر	عذاب سے	دن	گھیر لینے والے کے	اور اے میری قوم	تم پورا کیا کرو

رہا ہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہیں ایسا دن نہ آئے جس کا عذاب تم سب کو گھیر لے۔ اور اے میری قوم کے لوگو! انصاف

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

ماپ کو	اور تول کو	ساتھ انصاف کے	اور نہ	تم کم دو	لوگوں کو	چیزیں ان کی

کے ساتھ ناپ تول پورا کیا کرو۔ لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (85) بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور نہ تم پھرو	میں	زمین	فساد کرتے ہوئے	باقی منافع	اللہ کا	بہتر ہے	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

زمین پر فساد نہ مچاؤ۔ اللہ کا دیا ہوا جو نفع ہو وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ (86) قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ

ایمان والے	اور نہیں ہوں	میں	تم پر	نگہبان	وہ بولے	اے شعیب	کیا نماز تیری

مومن ہو۔ یاد رکھو میں تمہارے اوپر نگہبان نہیں۔'' لوگوں نے کہا ''اے شعیب علیہ السلام! کیا تمہاری نماز

تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا

حکم دیتی ہے تجھے	یہ کہ	ہم چھوڑ دیں	جس کی	عبادت کرتے تھے	باپ دادا ہمارے	یا	یہ کہ نہ	ہم کر سکیں	میں	مالوں ہمارے

تمہیں سکھاتی ہے کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا ہم اپنے مال میں اپنی

مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿87﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ

جو	ہم چاہیں	بے شک تو	البتہ تو ہے	بردبار	بڑا سمجھ دار	اس نے کہا	اے میری قوم	کیا تم نے دیکھا

مرضی کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں۔ بس تمہی عقل مند اور شریف آدمی ہو!'' شعیب علیہ السلام نے کہا ''اے میری قوم!

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

اگر	میں ہوں	پر	دلیل	طرف سے	رب میرے کی	اور اس نے دی مجھے	طرف سے اپنی	روزی	اچھی

بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنے فضل سے پاکیزہ روزی دی ہے

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا

اور نہیں	میں چاہتا	کہ میں	خلاف کروں تم سے	طرف	اس کی جو	میں منع کروں تمہیں	جس سے	نہیں	میں چاہتا	مگر

تو میں نہیں چاہتا خود وہ کام کروں جس سے تمہیں روکتا ہوں۔ میں اصلاح کرنا چاہتا ہوں

الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

اصلاح کرنا	جو	میں کرسکوں	اور نہیں	توفیق میری	مگر	اللہ سے	اس پر	میں نے توکل کیا

جہاں تک ہو سکے۔ اس کے لئے مجھے اللہ ہی سے توفیق ملے گی۔ اسی پر میں نے بھروسا کیا

وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿88﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ

اور طرف اسی کے	میں رجوع کرتا ہوں	اور اے میری قوم	نہ	ابھارے تمہیں	مخالفت میری	یہ کہ	آ پہنچے تمہیں

اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ اے میری قوم! ایسا نہ ہو میری ضد میں آ کر نافرمانی کر بیٹھو

مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا

وہی کچھ	جو	آ پہنچا تھا	قوم	نوح کو	یا	قوم	ہود کو	یا	قوم	صالح کو	اور نہیں

اور تم پر وہی عذاب آ جائے جو اس سے پہلے قوم نوح علیہ السلام، قوم ہود علیہ السلام، یا قوم صالح علیہ السلام پر آیا تھا۔

قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿89﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

قوم	لوط	تم سے	کچھ دور	اور تم بخشش مانگو	اپنے رب سے	پھر	تم توبہ کرو	طرف اس کی

اور قوم لوط علیہ السلام کی تباہ شدہ بستی تم سے دور نہیں۔ اور دیکھو، اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو۔ اسی کی طرف رجوع کرو۔

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿90﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا

بے شک	رب میرا ہے	نہایت مہربان	بہت محبت کرنے والا	وہ بولے	اے شعیب	نہیں	ہم سمجھتے	زیادہ کچھ	اس سے جو

بے شک میرا رب مہربان اور محبت والا ہے!'' وہ بولے ''اے شعیب علیہ السلام تم جو کہتے ہو اس میں سے اکثر باتیں ہماری سمجھ میں

تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

تو کہتا ہے	اور بیشک ہم	البتہ ہم دیکھتے ہیں تجھے	درمیان اپنے	کمزور	اور اگر نہ ہوتا	قبیلہ تیرا

نہیں آتیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں تم ہمارے درمیان کمزور آدمی ہو۔ اگر تیری برادری نہ ہوتی

لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿91﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ

ضرور ہم سنگسار کردیتے تجھے	اور نہیں ہے	تو	ہم پر	بڑا غلبے والا	اس نے کہا	اے میری قوم	کیا قبیلہ میرا	زیادہ طاقتور ہے

تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے۔ تُو ہم سے زیادہ طاقتور نہیں۔" شعیب علیہ السلام نے کہا "اے میری قوم! کیا تمہارے لئے میری

عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا

تم پر	سے	اللہ	اور تم نے رکھا اس کو	پیچھے اپنے	پیٹھ پر پھینکا ہوا	بے شک	رب میرا	اس کو جو

برادری اللہ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ تم نے اللہ کو پسِ پشت ڈال دیا۔ بے شک میرے رب کے قابو میں ہے

تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿92﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ

تم کرتے ہو	گھیرنے والا ہے	اور اے میری قوم	تم کام کرو	پر	اپنی جگہ	بیشک میں	کام کرنے والا ہوں

جو کچھ تم کرتے ہو۔ اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے طریقے پر کام کئے جاؤ، میں اپنے طریقے پر کام کرتا رہوں گا۔

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ

جلد	تم جان لوگے	کون ہے	وہ آئے گا جس پر	عذاب	جو ذلیل کرے گا اس کو	اور کون ہے جو	وہ	جھوٹا ہے

جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کس پر ذلّت ناک عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿93﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا

اور تم انتظار کرو	بیشک میں ہوں	ساتھ تمہارے	انتظار کرنے والا	اور جب	آگیا	حکم ہمارا	ہم نے نجات دی	شعیب کو

تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔" اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب علیہ السلام کو

وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

اور ان کو جو	ایمان لائے	ساتھ اس کے	ساتھ رحمت کے	ہماری طرف سے	اور پکڑا	ان لوگوں کو جو	ظلم کرتے تھے

اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ظالم نافرمانوں کو

الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿94﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

کڑک نے	پھر وہ ہوگئے	میں	گھروں اپنے	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	نہ	وہ کبھی رہے تھے

سخت دھماکے نے آ پکڑا۔ وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور ایسے مٹے گویا کبھی ان میں بسے ہی

8 ع 12 8

فِيهَا ۘ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿95﴾ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ

ان میں	آگاہ رہو	دوری ہے	مدین کی	جیسے	دوری ہوئی	ثمود کی	اور بے شک	ہم نے بھیجا	موسیٰ کو

نہ تھے۔ سنو، ہلاکت ہوئی مدین والوں کی جیسے ہلاکت ہوئی قوم ثمود کی! اور موسیٰ علیہ السلام کو

بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿96﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ

ہماری نشانیوں کے ساتھ	اور معجزے	واضح	طرف	فرعون کی	اور اس کے سرداروں کی	پس انہوں نے پیروی کی	حکم

ہم نے اپنی نشانیوں اور واضح معجزوں کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا، فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ مگر وہ لوگ فرعون کے حکم پر

فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿97﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فرعون کی	اور نہ تھا	حکم	فرعون کا	درست	وہ آگے چلے گا	اپنی قوم کے	دن	قیامت کے

چلے جس کا حکم درست نہ تھا۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا، انہیں

فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿98﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ

پھر وہ جا کھڑا کرے گا ان کو	آگ پر	اور برا ہے وہ	گھاٹ	لا کھڑا کیا گیا	اور ان کے پیچھے لگا دی گئی	میں	اس دنیا

دوزخ میں پہنچائے گا اور خود بھی وہاں پہنچے گا۔ کیسا برا گھاٹ ہے جس پر وہ پہنچیں گے۔اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے

لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿99﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ

لعنت	اور دن	قیامت کے	یہ برا ہے	تحفہ	جو تحفہ دیا گیا	یہ ہیں	بعض	خبریں

لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی ان پر لعنت پڑے گی۔ دیکھو، کیسا برا انعام ہے جو ان کو ملا! اے نبی ﷺ! کچھ بستیوں کے

الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿100﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ

بستیوں کی	ہم بیان کرتے ہیں وہ	تجھ پر	بعض ان میں سے ہیں	قائم	اور بعض جڑ سے کٹی ہوئی	اور نہیں	ہم نے ظلم کیا ان پر

حالات ہم آپ ﷺ کو سنا رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ اب تک قائم ہیں اور کچھ مٹ گئیں۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا

وَلَٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ

اور لیکن	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں پر	پھر نہ	کام آئے	ان کے	معبودان کے	جن کو	وہ پکارتے تھے

بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب آپ ﷺ کے رب کا حکم آیا تو ان کے وہ معبود جنہیں وہ اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ

سوائے	اللہ کے	بھی	کچھ	جب	آ گیا	حکم	تیرے رب کا	اور نہ	انہوں نے زیادہ کیا ان کو	سوائے

پوجتے تھے، ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ انہوں نے اپنے پجاریوں کو بربادی کے سوا کچھ

تَتْبِيْبٍ ﴿101﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ

ہلاکت کے	اور اسی طرح ہے	پکڑنا	رب کا	جب	وہ پکڑے	بستیوں کو	جبکہ وہ	ظالم ہوتی ہیں	بے شک

نہ دیا۔ آپ ﷺ کے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا ہے۔ بے شک

اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿102﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ

پکڑ اس کی ہے	دردناک	نہایت سخت	بے شک	میں	اسی	ضرور نشانی ہے	اس کے لئے جو	ڈرے	عذاب

اس کی پکڑ بڑی درد ناک اور سخت ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانی ہے جو آخرت کے

الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿103﴾

آخرت کے	یہ ہے	دن	جمع کئے جانے کا	اس میں	لوگ	اور یہ ہے	دن	حاضر کیا گیا

عذاب سے ڈریں۔ وہ ایسا دن ہوگا جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ حاضری کا دن ہو گا۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿104﴾ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ

اور نہیں	ہم موخر کرتے اسے	مگر	واسطے ایک وقت	گنے ہوئے کے	جس دن	وہ آئے گا	نہ	بولے گا	کوئی جی

اس دن کو ایک مقررہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا گیا ہے۔ جب وہ دن آ جائے گا تو کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اللہ کی اجازت

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿105﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي

مگر	اس کی اجازت سے	پھر بعض ان میں	بدقسمت	اور بعض خوش قسمت	پھر جو	لوگ	بدقسمت ہوئے	تو میں

کے بغیر زبان کھولے۔ پھر اس دن کچھ بدبخت ہوں گے کچھ نیک بخت۔ جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ

النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿106﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ

آگ کے ہیں	ان کے لئے	اس میں ہے	رونا	اور چلّانا	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	یہاں تک کہ رہیں

میں جائیں گے۔ وہاں چیختے چلّاتے رہیں گے۔ وہ اسی حالت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا

آسمان	اور زمین	مگر	جو	چاہے	رب تیرا	بے شک	رب تیرا	کر ڈالنے والا ہے	جو کہ

رہیں گے مگر جو آپ ﷺ کا رب چاہے۔ بے شک آپ ﷺ کا رب جو چاہتا ہے کر

يُرِيْدُ ﴿107﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ

وہ چاہتا ہے	اور جو	لوگ	خوش قسمت ہوئے	تو	جنت میں ہیں	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	جب تک کہ وہ رہیں

ڈالتا ہے۔اور جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے۔ وہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿108﴾

آسمان	اور زمین	مگر	جو	چاہے	رب تیرا	بخشش ہے	نہ	ختم ہونے والی

گے مگر جو آپ ﷺ کا رب چاہے۔ ان نیک بختوں کے لئے جنت میں نہ ختم ہونے والی نعمتیں ہوں گی۔ لہٰذا

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

پس نہ تو ہو	میں	شک	اس سے جو	پوجتے ہیں	وہ	نہیں	وہ پوجتے	مگر	جیسے	پوجتے تھے

اے نبی ﷺ یہ مشرکین جن جھوٹے معبودوں کی پوجا کرتے ہیں آپ ﷺ ان کے انجام کے بارے میں کسی تردد میں نہ پڑیں۔ یہ

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿109﴾ ع 9 14 9

باپ دادا ان کے	سے	پہلے	اور بے شک ہم	ضرور پورا دینے والے ہیں ان کو	حصہ ان کا	نہ	کم کیا ہوا

اسی طرح پوجا کر رہے ہیں جیسے ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔ آخرت میں ہم انہیں بغیر کسی کمی کے ان کا پورا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور بے شک	ہم نے دی	موسیٰ کو	کتاب	پھر اختلاف کیا گیا	اس میں	اور اگر نہ ہوتی	ایک بات	پہلے طے ہوئی

حصہ دیں گے۔ اے نبی ﷺ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب دی تھی پھر اس کے بارے میں اختلاف پیدا ہوا۔ اگر آپ ﷺ

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿110﴾

سے	تیرے رب	ضرور فیصلہ کیا جاتا	درمیان ان کے	اور بے شک وہ ہیں	البتہ میں	شک	اس سے	الجھن میں ڈالنے والا

کے رب کی طرف سے آخرت کی بات پہلے سے طے نہ ہوتی تو ان لوگوں کے درمیان دنیا میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یہ کافر بھی قرآن کے

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور بے شک	ہر کوئی	جب پیش ہوگا	ضرور پورا بدلہ دے گا ان کو	رب آپ کا	اُن کے اعمال کا	بے شک وہ	اس سے جو	وہ کرتے ہیں

بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور سخت اُلجھن کا شکار ہیں۔ وقت آنے پر آپ ﷺ کا رب ان لوگوں کو ان کے

خَبِيْرٌ ﴿111﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ

باخبر ہے	پس آپ سیدھے رہیں	جیسے	آپ کو حکم دیا گیا	اور وہ جس نے	توبہ کی	ساتھ آپ کے	اور نہ	تم سرکشی کرو

اعمال کا پورا بدلہ دے گا۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ اے نبی ﷺ! آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ جو لوگ

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿112﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

بے شک وہ	اس کو جو	تم کرتے ہو	خوب دیکھنے والا	اور نہ	تم جھکو	طرف	ان لوگوں کی	جو ظلم کرتے ہیں

توبہ تائب ہو کر اسلام لا چکے ہیں، ٹھیک ہمارے حکم کے مطابق راہِ حق پر قائم رہیں اور حد سے نہ بڑھیں۔ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ

ورنہ چھوئے گی تمہیں	آگ	اور نہیں ہے	تمہارے لئے	سے	سوائے	اللہ کے	کوئی	دوست	پھر

جو تم کرتے ہو۔ اور ظالموں کی طرف نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی دوزخ کی آگ پکڑ لے گی۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ اس کے

لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿113﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ

نہیں تم مدد کئے جاؤ گے	اور آپ قائم کریں	نماز کو	دونوں کنارے	دن کے	اور گھڑیوں میں	کی	رات	بے شک

بغیر کہیں سے تمہیں مدد نہ ملے گی۔ اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں۔ بے شک

الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿114﴾ ج وَاصْبِرْ فَاِنَّ

نیکیاں	لے جاتی ہیں	برائیوں کو	یہ ہے	یاد دہانی	یاد کرنے والوں کے لئے	اور تو صبر کر	پس بے شک

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کریں! صبر کرو۔ بے شک

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿115﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ

اللہ	نہیں	وہ ضائع کرتا	اجر	نیکوں کا	پھر کیوں نہ	ہوئے	سے	امتوں میں	سے

اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ایسا کیوں نہ ہوا تم سے پہلے کی قوموں میں

قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا

پہلے تم میں	باقی رہ جانے والے	وہ روکتے	سے	فساد	میں	زمین	مگر	تھوڑے

اہلِ حق ہوتے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے نکلے

مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا

ان میں سے جن کو	ہم نے نجات دی	ان میں سے	اور انہوں نے پیروی کی	ان لوگوں کی جنہوں نے	ظلم کیا	جو	ان کو خوشحالی دی گئی

اور انہیں ہم نے نجات بھی بخشی۔ لیکن ظالم لوگ اپنے عیش میں پڑے رہے اور

فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿116﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ

اس میں	اور وہ تھے	مجرم	اور نہیں	ہے	رب تیرا	کہ ہلاک کرے	بستیوں کو	ظلم سے

وہ مجرم تھے۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے

وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿117﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً

جبکہ رہنے والے انکے ہوں	نیکوکار	اور اگر	چاہتا	رب آپ کا	تو بنا دیتا	لوگوں کو	امت

جبکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔ آپ ﷺ کا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی

وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿118﴾ لا اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ط وَلِذٰلِكَ

ایک	اور وہ ہمیشہ رہیں گے	اختلاف کرنے والے	مگر	جن پر	رحم کیا آپ کے رب نے	اور اس کے لئے

طریقے پر چلنے والی امت بنا دیتا لیکن لوگ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔ سوائے اُن کے جن پر

خَلَقَهُمْ ط وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ

اس نے پیدا کیا ہے ان کو	اور وہ پوری ہوئی	بات	آپ کے رب کی	ضرور میں بھر دوں گا	جہنم کو	سے	جنوں

آپ ﷺ کا رب رحم فرمائے۔ باہمی اختلاف کے لئے تو اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ کے رب کی بات پوری ہو کر

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿119﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا

اور انسانوں	سب سے	اور ہر چیز کو	ہم بیان کرتے ہیں	آپ پر	سے	خبروں	رسولوں کی	وہ چیز کہ

رہے گی ”میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔“ اے نبی ﷺ! دوسرے رسولوں کے حالات ہم آپ ﷺ کو سنا رہے

نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ج وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

ہم مضبوط کرتے ہیں	اس کے ذریعے	آپ کے دل کو	اور آیا ہے آپ کے پاس	میں	اس	حق	اور نصیحت

ہیں تاکہ ہم آپ ﷺ کا دل مضبوط کریں۔ اسی قرآن سے آپ ﷺ کو حق کا علم ملا ہے۔ اور اہلِ ایمان کے لئے یہ نصیحت

وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿120﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى

اور یاد دہانی	ایمان والوں کے لئے	اور کہہ دیجیے	ان کو جو	نہیں	وہ ایمان لاتے	تم عمل کرو	پر

اور یاد دہانی ہے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے تو آپ ﷺ ان سے کہہ دیں ”تم اپنے طریقے پر

مَكَانَتِكُمْ ط اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿121﴾ لا وَانْتَظِرُوْا ج اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿122﴾ وَلِلّٰهِ

اپنی جگہ	بے شک ہم	عمل کرنے والے ہیں	اور تم انتظار کرو	بے شک ہم ہیں	انتظار کرنے والے ہیں	اور اللہ کے لئے ہیں

چلو، ہم اپنے طریقے پر چلتے ہیں۔ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔“ آسمانوں اور زمین کی

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

چھپی چیزیں	آسمانوں کی	اور زمین کی	اور طرف اسی کی	پھیرا جاتا ہے	ہر کام	سارا اس کا	پس آپ عبادت کریں اس کی

چھپی باتوں کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ سارے معاملات اسی کے اختیار میں ہیں۔ آپ ﷺ اسی کی عبادت کریں اور اسی پر

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ط وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿123﴾ ع 10 ع 14 10

اور توکل کریں	اس پر	اور نہیں	آپ کا رب	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو

بھروسا رکھیں۔ اور اے لوگو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

(12) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (53)

اٰيَاتُهَا 111 — رُكُوْعَاتُهَا 12

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿1﴾ ۫ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

الٓرٰ	یہ ہیں	آیتیں	کتاب	واضح کی	بیشک ہم نے	نازل کیا ہم نے اسے	قرآن	عربی (زبان میں)

الف، لام، را۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے یہ عربی قرآن اتارا ہے۔

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿2﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ

تا کہ	تم سمجھو	ہم	ہم بیان کرتے ہیں	آپ پر	بہت اچھی طرح	بیان کرنا	اس طرح کہ

تا کہ تم سمجھو۔ اے نبی ﷺ ہم اس قرآن کے ذریعے جو آپ ﷺ کی طرف وحی کیا ہے آپ ﷺ کو

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

ہم نے وحی کیا	طرف آپکی	یہ	قرآن	اور اگرچہ	آپ تھے	سے	پہلے اس	البتہ سے

بہترین قصہ سناتے ہیں اور اس سے پہلے آپ ﷺ اس سے آگاہ نہ

الْغٰفِلِيْنَ ﴿3﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ

نہ جاننے والوں میں	جب	کہا	یوسف نے	اپنے باپ کو	اے میرے باپ	بے شک	میں نے دیکھے

تھے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا ”ابا جان میں نے خواب میں گیارہ

اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿4﴾

گیارہ (11)	تارے	اور سورج	اور چاند	میں نے دیکھا ان کو	مجھے	سجدہ کرنیوالے ہیں

ستارے، سورج اور چاند دیکھے۔ میں نے انہیں دیکھا وہ سب میرے آگے جھکے ہوئے ہیں“ ۔ یہ سن کر باپ نے کہا

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ

اس نے کہا	اے بیٹے میرے	نہ	تو بیان کرنا	خواب اپنا	سے	اپنے بھائیوں	ورنہ وہ چال چلیں گے	تیرے خلاف

”اے میرے بیٹے یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا، ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی سازش

كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿5﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ

کوئی چال	بے شک	شیطان ہے	انسان کا	دشمن	ظاہر	اور اسی طرح	چن لے گا تجھے

کریں گے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اسی خواب کے مطابق تمہارا رب تمہیں

رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

تیرا رب	اور وہ سکھائے گا تجھے	سے	حقیقت بتانا	باتوں کی	اور وہ پوری کرے گا	نعمت اپنی	تجھ پر

اپنے کام کے لئے چن لے گا، تمہیں باتوں کی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھائے گا، تم پر اور آلِ یعقوب علیہ السلام پر اپنی نعمت پوری

وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ

اور پر	اولادِ	یعقوب	جیسے	اس نے پورا کیا تھا اسے	پر	تیرے باپ دادا	سے	پہلے اس	ابراہیم

کرے گا جس طرح وہ اس سے پہلے تمہارے آباؤ اَجداد ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر اپنی نعمت

وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝6 ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ ع 6 1 11

اور اسحاق	بے شک	رب تیرا	خوب جاننے والا	بڑی حکمت والا ہے	بے شک	ہیں	میں	یوسف

پوری کر چکا ہے۔ بے شک تمہارا رب علم والا حکمت والا ہے۔" یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائیوں کے قصے میں پوچھنے والوں

وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝7 اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ

اور اس کے بھائیوں میں	نشانیاں	پوچھنے والوں کے لیے	جب	انہوں نے کہا	البتہ یوسف	اور بھائی اسکا	بہت پیارے ہیں

کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ جب ایسا ہوا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپس میں کہا "ہمارے باپ کو یوسف علیہ السلام اور

اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝8 ۚ

کو	ہمارے باپ	ہم سے	اور ہم ہیں	بڑی جماعت	بے شک	باپ ہمارا ہے	البتہ میں	غلطی	واضح

اس کا بھائی ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں۔ یقیناً ہمارا باپ کھلی غلطی پر ہے۔

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ

تم قتل کردو	یوسف کو	یا	تم پھینک دو اسے	کسی جگہ	تا کہ خالی ہوجائے	تمہارے لئے	(چہرہ) توجہ	تمہارے باپ کی

بہتر ہے یوسف علیہ السلام کو قتل کردو یا اسے کہیں پھینک دو تا کہ تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے۔

وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝9 قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ

اور تم بن جاؤ	سے	بعد اس کے	لوگ	اچھے	کہا	ایک کہنے والے نے	ان میں سے

اس کے بعد تم اچھے لوگ بن جانا۔" ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا "یوسف

لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

نہ تم قتل کرو	یوسف کو	اور تم ڈال دو اسے	میں	گہرے	کنویں میں	تا کہ اٹھالے اسے	کوئی آدمی

کو قتل نہ کرو، اگر تم نے کچھ کرنا ہے تو اسے کسی اندھے کنویں میں پھینک دو، کوئی راہ چلتا قافلہ اسے

السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿10﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا

قافلے کا	اگر	تم ہو	کرنے والے	وہ بولے	اے ہمارے باپ	کیا ہے	تجھ کو	نہیں	تو امین جانتا ہمیں

نکال لے جائے گا۔" پھر وہ اپنے باپ سے کہنے لگے "ابا جان! کیا بات ہے یوسف علیہ السلام کے بارے میں آپ ہم پر

عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿11﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ

پر	یوسف	اور بے شک ہم	اس کے ہیں	البتہ خیر خواہ	تو بھیج دے اسے	ساتھ ہمارے	کل کو	تاکہ وہ کھائے

بھروسا نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اسکے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ باہر بھیج دیں تاکہ وہ کھائے

وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿12﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ

اور وہ کھیلے	اور بے شک ہم	اس کیلئے ہیں	البتہ محافظ	اس نے کہا	بے شک میں	البتہ غمگین کرتا ہے مجھے	یہ کہ

اور کھیلے۔ ہم اس کے محافظ ہیں۔" یعقوب علیہ السلام نے یہ سن کر کہا "میں اس سے غمگین ہوتا ہوں کہ

تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿13﴾

تم لے جاؤ	اس کو	اور میں ڈرتا ہوں	یہ کہ	کھا جائے اسے	بھیڑیا	اور تم ہو	اس سے	غافل

تم اس کو لے جاؤ اور مجھے اندیشہ ہے اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿14﴾

وہ بولے	کہ اگر	کھا جائے اسے	بھیڑیا	اور ہم ہیں	بڑی جماعت	بے شک ہم	تب ہیں	البتہ نقصان اٹھانے والے

انہوں نے کہا "اگر اسے بھیڑیا کھا گیا جبکہ ہم پوری جماعت ہیں تو ہم بڑے نکمے ثابت ہوں گے۔"

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ج

پھر جب	وہ لے گئے	اس کو	اور انہوں نے ایکا کیا	یہ کہ	وہ ڈالیں اسے	میں	گہرے	کنویں میں

پھر جب وہ اسے لے گئے اور طے کر لیا کہ اسے ایک اندھے کنویں میں ڈال دیں

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿15﴾

اور ہم نے وحی کی	طرف اس کی	البتہ ضرور تو جتائے گا ان کو	ان کا کام	یہ	اور وہ	نہ	وہ سمجھتے ہوں گے

تو ہم نے یوسف علیہ السلام کے دل میں بات ڈالی کہ "ایک وقت آئے گا جب تم انہیں ان کی یہ بدسلوکی یاد دلاؤ گے مگر وہ تمہیں پہچانتے نہ ہوں

وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ط ﴿16﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا

اور وہ آئے	اپنے باپ کے پاس	عشاء کے وقت	وہ روتے ہوئے	وہ بولے	اے ہمارے باپ	بیشک ہم	ہم گئے تھے

گئے"۔ اور وہ سب شام کو اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ انہوں نے کہا ابا جان! ہم دوڑ کا مقابلہ

نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ

ہم دوڑ لگاتے	اور ہم نے چھوڑا	یوسف کو	پاس	اپنے سامان کے	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا	اور نہیں	تو

کرنے لگے۔ یوسف علیہ السلام کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا۔ اتنے میں اسے بھیڑیا کھا گیا۔ آپ ہماری

بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿17﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ الثلثة

یقین کرنے والا	ہم پر	اور اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور وہ لائے	اس کی قمیص	خون

بات کا یقین نہیں کریں گے چاہے ہم سچے ہوں۔ وہ یوسف علیہ السلام کے کرتے پر جھوٹا خون لگا

كَذِبٍ ۗ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۗ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۗ

جھوٹا	اس نے کہا	بلکہ	جھوٹ گھڑ لی ہے	تمہارے لئے	جانوں تمہاری نے	ایک بات	پس صبر ہے	جمیل

کر لے آئے۔ اس پر باپ نے کہا ’’نہیں، تم نے اپنی طرف سے بات بنا لی ہے۔ اب میرے لئے صبرِ جمیل بہتر ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿18﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا

اور اللہ	اسی سے مدد مانگی گئی ہے	پر	اس جو	تم بیان کرتے ہو	اور آیا	قافلہ	پھر انہوں نے بھیجا

جو بات تم ظاہر کر رہے ہو میں اس پر اللہ سے مدد مانگتا ہوں۔ اور ایک قافلہ آیا۔ انہوں نے اپنا

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۗ وَاَسَرُّوْهُ

پانی بھرنے والا اپنا	پھر اس نے ڈالا	ڈول اپنا	اس نے کہا	واہ خوشخبری ہے!	یہ	لڑکا ہے	اور چھپا لیا انہوں نے اسے

پانی بھرنے والا بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول لٹکایا تو پکار اٹھا ’’خوشخبری ہو یہ لڑکا ہے‘‘ پھر قافلے والوں نے اسے تجارت کا مال

بِضَاعَةً ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿19﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ

مال کے طور پر	اور اللہ	خوب جانتا تھا	اس کو جو	وہ کرتے تھے	اور بیچا اسے	بدلے قیمت	ناقص کے،

سمجھ کر چھپا لیا۔ اللہ خوب جانتا تھا جو وہ کر رہے تھے۔ پھر انہوں نے یوسف علیہ السلام کو تھوڑی سی قیمت

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿20﴾ ع وَقَالَ الَّذِى ع 2 14 12

درہم تھے	گنتی کے	اور وہ تھے	اس میں	سے	دلچسپی نہ لینے والے	اور کہا	اس نے

یعنی چند درہم کے عوض بیچ دیا اور انہیں اس معاملے میں زیادہ دلچسپی نہ تھی۔ اور مصر میں جس شخص نے یوسف علیہ السلام کو

اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ

خریدا تھا اسے	سے	مصر	اپنی بیوی سے	تو عزت سے	رکھنا اسے	ہوسکتا ہے	کہ	وہ فائدہ دے ہمیں	یا

خریدا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا ’’اس کا اچھی طرح خیال رکھنا۔ امید ہے یہ ہمارے لئے مفید ہو یا

نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ

ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور اس طرح	ہم نے ٹھکانا دیا	یوسف کو	میں	زمین	اور تا کہ ہم سکھائیں اسے

ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔'' اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو اس ملک میں جگہ دی تا کہ ہم اسے باتوں کی حقیقت

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

سے	حقیقت	باتوں (خوابوں) کی	اور اللہ	غالب ہے	پر	اپنے کام	اور لیکن	اکثر

تک پہنچنے کا علم سکھا دیں۔ اللہ اپنا کام کرکے رہتا ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿21﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ

لوگ	نہیں	وہ جانتے	اور جب	وہ پہنچا	جوانی اپنی کو	ہم نے دی اسے	حکمت	اور علم

لوگ نہیں جانتے! پھر جب یوسف علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انہیں حکمت اور علم سے نوازا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿22﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ

اور اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں کو	اور ورغلایا اس کو	اس عورت نے	وہ تھا	میں	گھر جس کے	سے

اور نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام جس عورت کے گھر میں رہتا تھا وہ اسے

نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

جان اس کی	اور اس نے بند کر دیے	دروازے	اور کہنے لگی	تم آؤ	تیری ہوں	بولے	پناہ	اللہ کی	بیشک وہ

پھسلانے لگی۔ ایک روز اس نے دروازے بند کر دیئے اور بولی ''آ جا''۔ یوسف علیہ السلام نے کہا ''اللہ کی پناہ۔ وہ

رَبِّىْٓ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿23﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ

مالک میرا ہے	اس نے اچھا بنایا	ٹھکانا میرا	بے شک	نہیں	فلاح پاتے	ظالم	اور بیشک	وہ ارادہ کر چکی تھی

میرا آقا ہے۔ اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ میں یہ خیانت نہیں کرسکتا۔ بے شک ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے!'' اور عورت

بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ

اس کا	اور وہ بھی ارادہ کرلیتا	اس کا	اگر نہ	کہ	وہ دیکھتا	دلیل	اپنے رب کی	اس طرح کیا	تا کہ ہم پھیر دیں

نے اس کا ارادہ کرلیا اور وہ بھی اس کا ارادہ کرلیتا اگر وہ اپنے رب کی واضح دلیل نہ دیکھ لیتا۔ اس طرح ہم نے اس سخت آزمائش میں

عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿24﴾ وَاسْتَبَقَا

اس سے	برائی کو	اور بے حیائی کو	بے شک وہ ہے	سے	بندوں ہمارے	خاص چنا ہوا	اور وہ دونوں دوڑے

یوسف علیہ السلام کو برائی اور بے حیائی سے دور رکھا۔ بے شک وہ ہمارے چُنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔ اور وہ دونوں

الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ

دروازے کو	اور پھاڑ دی اس نے	قمیص اس کی	سے	پیچھے	اور دونوں نے پایا	اس کے شوہر کو	قریب	دروازے کے

دروازے کی طرف دوڑے۔ عورت نے یوسف علیہ السلام کا کُرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا۔ دونوں نے اس کے شوہر کو دروازے پر

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ

وہ بولی	کیا	بدلہ ہے	اس کا جو	ارادہ کرلے	تیری بیوی کے ساتھ	برائی کا	مگر	یہ کہ	وہ قید کیا جائے	یا

پایا۔ عورت بولی ”جو تیری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿25﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

عذاب	دردناک	کہا یوسف نے	یہی	ورغلا رہی تھی مجھے	سے	جان میری	اور گواہی دی	ایک گواہ نے

اس کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ اسے قید کیا جائے یا سخت عذاب دیا جائے؟“ یوسف علیہ السلام نے کہا ”اسی نے مجھے پھسلانے کی

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ

سے	اس عورت کے خاندان	اگر	وہ ہے	قمیص اس کی	وہ پھٹی	سے	آگے	تو وہ عورت سچی ہے	اور وہ مرد ہے	سے

کوشش کی“۔ اس کے بعد اس عورت کے خاندان والوں میں سے ایک شخص نے گواہی دی کہ ”دیکھا جائے اگر یوسف علیہ السلام کا

الْكٰذِبِيْنَ ﴿26﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

جھوٹوں	اور اگر	وہ ہے	قمیص اس کی	وہ پھٹی	سے	پیچھے	تو عورت جھوٹی ہے	اور وہ مرد

کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف علیہ السلام جھوٹا ہے۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿27﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ

سے	سچوں	پھر جب	دیکھی	قمیص اس کی	وہ پھٹی	سے	پیچھے	اس نے کہا	بے شک یہ ہے	سے

عورت جھوٹی ہے اور یوسف علیہ السلام سچا ہے“۔ پھر جب عزیز نے دیکھا کہ یوسف علیہ السلام کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو اس نے

كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿28﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۫ سکتة

تم عورتوں کا مکر	بے شک	مکر تمہارا (عورتوں کا) ہے	بڑا	اے یوسف	تو منہ پھیر لے	سے	اس بات

کہا ”یہ تم عورتوں کا چکر ہے۔ تمہارے چکر بہت بڑے ہوتے ہیں۔“ پھر اس نے کہا ”یوسف علیہ السلام اس معاملے کو رفع دفع

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿29﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي 3 ع 9 13

اور اے عورت بخشش مانگ	اپنے گناہ کی	بے شک تو	تو تھی	سے	خطا کاروں	اور کہا	عورتوں نے	میں

کرو“ اور اے عورت ”تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ غلطی تیری تھی۔“ اُدھر شہر کی عورتیں

الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

شہر	بیوی	عزیز کی	ورغلاتی ہے	اپنے غلام کو	سے	جان اسکی	بے شک	اُس نے ڈالی اُس میں

کہنے لگیں "عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام پر ریجھی ہوئی ہے۔ وہ اس کی محبت میں

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿30﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ

محبت	بے شک ہم	واقعی ہم دیکھتی ہیں اسے	میں	گمراہی	کھلی	پھر جب	اس عورت نے سنا	ان کے مکر کو

دیوانی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں وہ نادانی کر رہی ہے"۔ جب عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کا فریب سنا

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ

اس نے پیغام بھیجا	طرف ان کی	اور اس نے آراستہ کی	ان کے لئے	مجلس	اور اس نے دی	ہر	ایک کو

تو انہیں بلا بھیجا۔ اُن کے لئے مجلس آراستہ کی۔ ہر ایک کو ایک ایک

مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ

ان میں سے	ایک چھری	اور اس نے کہا	تو نکل (اے یوسف)	ان پر	پھر جب	انہوں نے دیکھا اسے	بڑا جانا اسکو

چُھری دی۔ یوسف علیہ السلام سے کہا "تم ان کے سامنے آؤ"۔ جب عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو دنگ رہ گئیں۔

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

اور کاٹ لئے	ہاتھ اپنے	اور کہنے لگیں	پناہ	اللہ کی	نہیں	یہ	انسان	نہیں	یہ	مگر

انہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ کہنے لگیں " حاشا للہ یہ انسان نہیں کوئی

مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿31﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ

فرشتہ	بزرگ	وہ بولی	یہی تو ہے	وہ	تم طعنے دیتی ہو مجھے	جس کے	اور بے شک

بزرگ فرشتہ ہے!" اس پر عزیز کی بیوی بولی "یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔ میں نے

رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ

میں نے ورغلایا تھا اسے	سے	جان اس کی	پھر وہ بچ نکلا	اور اگر	نہ	اس نے کیا	جو	میں کہتی ہوں اسے

اسے پھانسنے کی کوشش کی تھی مگر وہ بچ گیا۔ اگر اس نے وہ نہ کیا جو میں اسے کہتی ہوں تو

لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿32﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ

ضرور قید کیا جائے گا	اور ضرور ہوگا	سے	ذلیلوں	اس نے کہا	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے	مجھ کو

جیل بھیج دیا جائے گا اور بے عزت ہوگا"۔ یوسف علیہ السلام نے کہا "اے میرے رب! مجھے جیل جانا منظور ہے

مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ

اس سے جو	وہ بلاتی ہیں	طرف جس کی	اور اگر نہ	تو ہٹائے گا	مجھ سے	مکران کا	میں مائل ہو جاؤں گا	طرف انکی

مگر وہ بات منظور نہیں جس کی طرف عورتیں مجھے بلاتی ہیں۔ اگر تو نے ان کے فریب کو مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو

وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿33﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ

اور میں ہو جاؤں گا	سے	نادانوں	پس دعا قبول کی	اس کی	اس کے رب نے	پھر دور کر دیا	اس سے

جاؤں گا اور نادانوں میں سے ہو جاؤں گا۔'' اس پر یوسف علیہ السلام کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کا فریب اس

كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿34﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

مکران کا	بے شک وہ	وہی ہے	خوب سننے والا	خوب جاننے والا	پھر	ظاہر ہوا	ان پر	سے	بعد	جو

سے دور کر دیا۔ بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر اصل حقیقت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد ان لوگوں کی سمجھ

رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿35﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ ع 4 6 14

انہوں نے دیکھیں	نشانیاں	کہ ضرور قید میں ڈالیں اس کو	تک	ایک مدت	اور داخل ہوئے	ساتھ اسکے	قید خانے میں

میں آیا کہ کچھ عرصے کے لیے یوسف علیہ السلام کو قید کر دیں۔ قید خانے میں یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو اور

فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ

دو جوان	کہا	ایک نے ان دونوں میں سے	بیشک میں	میں خود کو دیکھتا ہوں	کہ میں نچوڑتا ہوں	شراب	اور کہا

جوان داخل ہوئے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے کہا ''میں نے خواب دیکھا، میں شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں۔''

الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ

دوسرے نے	بیشک میں	میں دیکھتا ہوں	کہ اٹھا رکھی ہے	پر	اپنے سر	روٹی	کھاتے ہیں	پرندے	اس سے

دوسرے نے کہا '' میں نے خواب میں دیکھا اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿36﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا

تو بتا ہمیں	اس کی تعبیر	بے شک ہم	دیکھتے ہیں تجھے	سے	نیکوکاروں	اس نے کہا	نہیں	آئیگا تم دونوں کا

ہیں۔'' دونوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا '' ہمیں ان کی تعبیر بتائیں، آپ نیک آدمی دکھائی دیتے ہیں۔ یوسف نے کہا

طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ

کھانا	جو تم کو دیا جاتا ہے	مگر	میں بتا دوں گا تم دونوں کو	اس کی تعبیر	پہلے اس سے	کہ	آئے وہ تمہارے پاس

''جو کھانا تمہیں ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

یہ ہے	اس سے جو	سکھایا مجھے	میرے رب نے	بیشک میں	میں نے چھوڑ دیا ہے	مذہب	ان لوگوں کا جو

یہ اس علم میں سے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کے مذہب کو اختیار نہیں کیا

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (37) وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

نہیں ایمان لاتے	اللہ پر	اور وہ	آخرت کے	وہ ہیں	منکر	اور میں نے پیروی کی	دین کی

جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے منکر ہیں۔ میں نے اپنے

اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ

اپنے باپ دادا	ابراہیم	اور اسحاق	اور یعقوب کے	نہیں ہے	وہ مناسب	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں

بزرگوں ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب علیہم السلام کے دین کو اختیار کیا۔ ہمیں حق نہیں کہ ہم کسی چیز کو

بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ

اللہ کا	کسی	شے کو	یہ ہے	سے	فضل	اللہ کے	ہم پر	اور پر	لوگوں

اللہ کا شریک بنائیں۔ یہ دین اللہ کا فضل ہے ہم پر اور سب لوگوں پر

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (38) يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ

اور لیکن	اکثر	لوگ	نہیں	وہ شکر کرتے	اے میرے دونوں ساتھیو!	قید خانے کے	کیا رب

مگر اکثر لوگ نہیں شکر کرتے۔ اے میرے جیل کے ساتھیو! کیا الگ الگ کئی معبود

مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۭ (39) مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

الگ الگ	بہتر ہیں	یا	اللہ	ایک	زبردست	نہیں	تم پوجتے	سے

بہتر ہیں یا اکیلا جو سب پر غالب ہے؟ تم اسے چھوڑ کر جن معبودوں

دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَاۗءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

سوائے اسکے	مگر	ناموں کو	جو تم نے نام رکھ لئے ہیں انکے	تم نے	اور باپ دادا تمہارے نے	نہیں	اتاری اللہ نے

کو مانتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ ان کے حق میں

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

ان کی	کوئی	دلیل	نہیں ہے	حکم	مگر	اللہ کا	اس نے حکم دیا ہے	یہ کہ نہ	تم عبادت کرو

اللہ نے کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ حکم صرف اللہ کا ہے۔ اسی نے حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی

اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

مگر	صرف اسی کی	یہ ہے	دین	سیدھا	اور لیکن	اکثر	لوگ

عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿40﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

نہیں وہ جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو!	قید خانے کے	جو ہے	ایک تم دونوں سے	تو وہ پلائے گا	اپنے مالک کو	شراب

جانتے !'' اے میرے قید خانے کے ساتھیو اب تعبیر سنو تم میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلائے گا۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ

اور جو ہے	دوسرا	تو وہ سُولی دیا جائے گا	پھر کھائیں گے	پرندے	سے	اس کے سر	فیصلہ کر دیا گیا	اس معاملہ کا

جو دوسرا ہے اسے سُولی دی جائے گی اور پرندے اس کا سر نوچ کر کھائیں گے۔ اس بات کا فیصلہ ہو گیا

الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿41﴾ ۭ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

وہ	بارے میں جسکے	تم دونوں سوال کرتے تھے	اور اس نے کہا	اس کو جسے	اس نے سمجھا	کہ وہ	نجات پائیگا	ان دونوں میں سے

جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے''۔ یوسفؑ نے جس آدمی کے بارے میں سمجھا کہ وہ قید سے رہا ہونے والا ہے اس سے کہا''

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي

تم ذکر کرنا میرا	پاس	مالک اپنے کے	پھر بھلا دیا اسے	شیطان نے	ذکر کرنا	اپنے مالک سے	تو وہ رہا	میں

جب اپنے آقا کے پاس جاؤ تو اس سے میرا ذکر کرنا'' مگر شیطان نے اسے ایسا غفلت میں ڈالا کہ وہ اپنے آقا سے یوسف علیہ السلام

السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿42﴾ۧ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ 5 ع 7 15

قید خانے	کئی	سال	اور کہا	بادشاہ نے	بے شک میں	میں دیکھتا ہوں	سات	گائیں

کا تذکرہ کرنا بھول گیا۔ اس طرح یوسف علیہ السلام کئی برس تک جیل خانے میں پڑے رہے۔ ایک دن بادشاہ نے کہا ''میں

سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ

موٹی ہیں	کھاتی ہیں ان کو	سات	دبلی	اور سات	بالیاں	سبز میں	اور سات

نے خواب دیکھا ہے سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دُبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور اناج کی سات ہری بالیاں ہیں۔

يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا

سوکھی	اے	درباریو	تم بتاؤ مجھے	بارے میں	میرے خواب کے	اگر	تم ہو	خواب کی

دوسری سات سوکھی ہیں۔ اے دربار والو! مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر

تَعْبُرُوْنَ ﴿43﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ

تم تعبیر کرتے	وہ بولے	یہ پریشان	خواب ہیں	اور نہیں ہیں	ہم	تعبیر	خوابوں کی

جانتے ہو؟'' وہ بولے ''یہ خیالی خواب ہیں۔ ہم اس طرح کے خوابوں کی تعبیر نہیں

بِعٰلِمِيْنَ ﴿44﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا

جاننے والے	اور کہا	اس نے جو	وہ نجات پا گیا تھا	ان دونوں میں سے	اور اس نے یاد کیا	بعد	ایک مدت کے	میں

جانتے'' ان دو قیدیوں میں سے جو شخص قید سے رہا ہوا اسے مدت کے بعد یوسف علیہ السلام کا خیال آیا۔ وہ بادشاہ کا خواب سن کر بولا

اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿45﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا

بتاتا ہوں تمہیں	تعبیر اس کی	پس تم بھیجو مجھے	یوسف	اے	بڑے سچے	تو بتا ہمیں

''مجھے یوسف علیہ السلام کے پاس جانے کی اجازت دو، میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا۔'' اجازت ملنے پر وہ یوسف علیہ السلام کے پاس

فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ

بارے میں	سات	گایوں	موٹی کے	کھاتی ہیں جن کو	سات	دبلی	اور سات	بالیاں ہیں

قید خانے میں پہنچا اور کہنے لگا ''اے یوسفؑ'' اے بڑے سچے انسان! ایک خواب ہے سات موٹی تازی گائیں ہیں جن کو سات دبلی

خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

سبز	اور سات	خشک ہیں	تا کہ میں	میں واپس جاؤں	طرف	لوگوں کی	تا کہ وہ

پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات بالیاں ہری ہیں اور سات سوکھی ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بتا دیں تا کہ میں لوگوں کے پاس واپس جا

يَعْلَمُوْنَ ﴿46﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

وہ جانیں	اس نے کہا	تم کھیتی کرو گے	سات	برس	محنت سے	پھر جو	تم کاٹو

کر ان سے بیان کر دوں اور انہیں بھی اس خواب کی تعبیر معلوم ہو جائے۔ یوسفؑ نے کہا ''تم لوگ سات برس تک برابر کھیتی کرو

فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿47﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ

تو تم رہنے دو اسے	میں	اس کی بالیوں	مگر	تھوڑا	اس سے جو	تم کھاتے ہو	پھر	آئیں گے	سے

گے۔ جو فصل تم کاٹو اسے اس کی بالیوں میں ہی رہنے دو تا کہ غلہ محفوظ رہے مگر اس میں سے کچھ حصہ اپنی خوراک کے لئے رکھ لو۔ اس

بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا

بعد	اس کے	سات برس	سخت	وہ کھا جائیں گے	جو کچھ	تم نے پہلے رکھا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا

کے بعد سات سخت سال آئیں گے۔ ان میں غلے کا سارا ذخیرہ ختم ہو جائے گا جو تم نے جمع کر رکھا ہو گا مگر تھوڑا سا

مِمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿48﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ

اس میں سے جو	تم بچا رکھو	پھر	آئے گا	سے	بعد	اس کے	ایک سال	جس میں	بارش ہوگی

تمہارے پاس بچا رہے گا۔ اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے بارشیں ہوں گی، ان کے لئے غلہ پیدا

النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿49﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ 6 ع 7 16

لوگوں کیلئے	اور اس میں	وہ نچوڑیں گے	اور کہا	بادشاہ نے	لاؤ میرے پاس	اس کو	پھر جب	آیا اسکے پاس

ہوگا اور وہ رس بھی نچوڑیں گے۔ بادشاہ نے تعبیر سن تو کہا ”یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ“ جب بادشاہ کا

الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ

قاصد	اس نے کہا	تو واپس جا	طرف	اپنے مالک کی	پھر تو پوچھ اس سے	کیا معاملہ ہے	ان عورتوں کا	جنہوں نے

قاصد یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو یوسف علیہ السلام نے کہا ”تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو“ ”ان

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿50﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ

کاٹے تھے	ہاتھ اپنے	بے شک	رب میرا	ان کے مکر کو	خوب جاننے والا ہے	اس نے کہا	کیا	واقعہ تمہارا ہوا

عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کئے تھے؟ میرا رب ان کے فریب سے خوب واقف ہے۔ بادشاہ نے عورتوں کو بلا

اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ

جب	تم نے ورغلایا	یوسف کو	سے	جان اس کی	وہ بولیں	پناہ	اللہ کی	نہیں	ہم نے دیکھی	اس میں

کر پوچھا ”تمہارا کیا ماجرا ہے جب تم نے یوسف علیہ السلام کو پھسلانے کی کوشش کی؟“ وہ بولیں ”پناہ اللہ کی“ ہم نے اس میں کوئی

مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا

کوئی	برائی	بولی	بیوی	عزیز کی	اب	کھل گئی ہے	حقیقت	میں

برائی نہیں پائی۔“ یہ سن کر عزیز کی بیوی بولی ”اب سچی بات کھل گئی۔ میں نے یوسف علیہ السلام کو

رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿51﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ

نے ورغلایا تھا اسے	سے	جان اس کی	اور بیشک وہ ہے البتہ سے	سچوں	یہ اس لئے	تا کہ وہ جانے	کہ میں نے

پھسلانے کی کوشش کی تھی۔ بے شک وہ سچا ہے۔“ پھر یوسف علیہ السلام نے کہا ”یہ معاملہ میں نے اس لئے دوبارہ اٹھایا تا کہ عزیز

لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ﴿52﴾

نہیں	خیانت کی اسکی	عدم موجودگی میں	اور یہ کہ	اللہ	نہیں	وہ راہ دیتا	مکر کو	خیانت کرنے والوں کے

مصر کو معلوم ہو جائے کہ میں نے درپردہ اس کی خیانت نہیں کی۔ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو چلنے نہیں دیتا۔“